رجسٹرڈ نمبر (۱۰۲) آصفیہ
شرح چندہ
سالانہ . . . .
ششماہی . . . .
سہ ماہی . . . .
قیمت فی پرچہ (۲)

فخرِ نظام بنیادِ حیدرآباد دکن
مملکت
ہفت وار
ایڈیٹر:-
میر حسن الدین۔ بی اے ال ال بی (عثمانیہ)

رجسٹرڈ نمبر [illegible]
شرح چندہ
سالانہ . . . .
ششماہی . . . .
سہ ماہی . . . .
قیمت پرانا پرچہ (۴)

جلد (۵) | ۱۹ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲۳ مارچ ۱۹۴۶ء شنبہ | نمبر (۴۹)

سوویٹ روس کے حالیہ رجحانات
فوجی طاقت بڑھانے کی کوشش

مغربی دنیا میں سوویٹ روس سے متعلق دو مکاتب خیال پائے جاتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ حالیہ جنگ میں کافی نقصان اٹھانے اور کافی طور پر تھک جانے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ سوویٹ روس سامراجی یا فوجی عزائم رکھے۔ روس کو ایک طویل دور امن کی ضرورت ہے۔ اس کی خارجی پالیسی کا مقصد اس کی سرحدوں پر ایک ایسا حفاظتی منطقہ قائم کرنا ہے جس کے پیچھے وہ سکون کے ساتھ تعمیر نو کا کام شروع کرسکے اور اپنی مرضی کے مطابق اپنے ذرائع و وسائل کو ترقی دے سکے۔

اس کے برعکس دوسروں کا خیال ہے کہ روس اندرونی سیاسیات کا پیمانہ ایک بڑے پیمانہ پر عمل رہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں سوویٹ روس اپنا تسلط نہ صرف یورپ پر بلکہ ایشیا کے ایک بڑے حصہ پر قائم کرنا چاہتا ہے کہ صرف یہی بلکہ وہ افریقہ میں بھی قدم جمانا چاہتا ہے اور سمندری راستے بھی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس مکتب خیال کے لوگ کہتے ہیں کہ روس ایک خطرناک فوجی اور سامراجی طاقت کی حیثیت سے ابھر رہا ہے۔

ان میں سے کونسا خیال درست ہے؟ امن عالم کے لئے یہ سوال بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آزادی اور انصاف کی بنیادوں پر ایک نظام نو کی تعمیر ایک بڑی حد تک اس پالیسی پر منحصر ہے جو روس کے لیڈر اختیار کریں گے۔

روس کے وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے جن کا اثر روس میں اسٹالن کے بعد سب سے زیادہ ہے انتخابات کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ان کا ملک ایک طویل امن کی ضمانت اور اس مقصد کے لئے وہ ہر امن پسند چھوٹی یا بڑی قوم سے اشتراک عمل کرنے آمادہ ہیں۔ سوویٹ روس کے دیگر سربرآوردہ اصحاب نے بھی اسی قسم کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اس کے برعکس اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ قومی تحفظ کے تصور کے تحت سوویٹ روس زمانہ امن میں بھی اپنی فوجوں کی تعداد گھٹانے کیلئے تیار نہیں۔ خود مالوٹوف نے محولہ بالا تقریر میں کہا ہے کہ سوویٹ حکومت اور کمیونسٹ پارٹی سرخ فوج اور بحریہ کو مستحکم کرنے کا کام جاری رکھے گی اور کوشش کرے گی کہ سوویٹ فوج کو عصری آلات حرب سے آراستہ کرے۔

ان مستند بیانات اور متعدد اطلاعات سے جو ماسکو ریڈیو یا اخبارات میں کی گئی ہیں یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ سوویٹ روس اپنی فوجی طاقت کو مستحکم کرنے کا تہیہ کرچکا ہے اور اپنی فوجوں کو اس معیار پر لانا چاہتا ہے جو عصر جدید کی ہمہ گیر جنگ کے لئے موزوں ہو۔

کسی ملک کے قومی مفادات کا تحفظ اس ملک کی حکومت کا یقیناً فرض ہے کہ اس کی نسبت مالوٹوف سے کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر یہ پالیسی ایک خاص حد سے بڑھ جائے تو وہ دوسری قوموں کے لئے خطرے کا باعث ثابت ہوسکتی ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو ایسی متعدد مثالیں ملیں گی جن میں ایک قوم فوجی اعتبار سے طاقتور بنتے ہی احساس توازن کھو بیٹھی اور سامراجی عزائم کے ساتھ جارحانہ اقدام شروع کردیتی ہے۔ اور یہ بات افراد کی نسبت زیادہ تر قوموں پر پوری ہوتی ہے۔ اور اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ روس کی موجودہ سیاسی اور ایک ہمہ گیر ارادہ دونوں سے اس بات کی بے شمار علامتیں موجود ہیں کہ روس کے رجحانات خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ علیحدہ میں جگہ سوویٹ روس قدیم روسی سامراجیت کی پالیسی اختیار کر رہا ہے اور خود روس کے اندر ایسی پالیسی اختیار کی جارہی ہے جس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ مثلاً فوجی اصلاحات گزشتہ تین سال سے سخت فوجی ضبط قائم کیا گیا ہے۔ عہدہ دار اور سپاہی کے قدیم امتیاز کا احیا کیا گیا۔ عہدہ داروں کو عام شہریوں کے مقابلہ میں خاص مراعات دیے گئے ہیں۔ کیڈٹوں کے تیس مدرسے قائم کئے گئے ہیں جہاں فوجی عہدہ داروں کے بچوں کو اس غرض سے تعلیم دی جاتی ہے کہ

(باقی صفحہ ۹ پر)

۷۸۶ / ۹۲

مملکت ہفتہ وار

۱۹ اردی بہشت ۱۳۵۵ف

پُرخطر واقعات

پیوستہ جمعہ کو شاہ منزل اور مسٹر گرگسن کے بنگلہ میں جو ناقابل قیاس اور افسوس ناک واقعات رونما ہوئے ہیں انہیں ہم حکومت حیدرآباد اور بہی خواہان مملکت آصفیہ کے لئے خطرہ کی گھنٹی سمجھتے ہیں کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے بعد اس کی ذمہ داری مختلف اشخاص یا اداروں پر عائد کرنا آسان ہے لیکن اس سوال کا ایک مشکل پہلو بھی ہے جس پر سطور ذیل میں اس مشکل پہلو سے ہم بحث کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہم مسلم عوام کو اس بارے میں بے قصور قرار دیتے ہیں کیونکہ اس جماعت کے افراد نے وہی کیا جس کے لئے انہیں مجبور کیا گیا تھا۔ مجبور کرنے والے کون تھے یہ ہم نہیں جانتے لیکن اگر محکمہ جات کوتوالی اضلاع و بلدہ بھی یہی عذر کریں تو ہر دو محکمہ جات کے عمال و افسروں سے متعلق بعض سنگین اور پیچیدہ سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ حکومت کا پہلا فرض اسی نوعیت کی دریافت ہونی چاہیے۔ کیا محکمہ جات کوتوالی ان چنگاریوں سے بے خبر تھے جنہیں ہوا دی جا رہی تھی یا ان چنگاریوں کے آتش افروز مضمرات سے وہ ناواقف تھے؟ کیا محکمہ جات کوتوالی کے اسپیشل برانچ باخبر اور دور بین عمال اور عہدہ داروں سے خالی ہیں؟

ہر ادارہ کے صدر کو مسائل اور احوال کے ساتھ ساتھ اپنے رفقاء کار کی صلاحیتوں اور کوتاہیوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے۔ مولانا مظہر علی کامل مجلس اتحاد المسلمین کے کوئی نئے رکن نہیں ہیں اگر وہ یہ کہیں کہ میں اپنے رفقاء سے متعلق یہ نہیں جانتا کہ کون کیا ہے تو ان کا یہ بیان قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ مولانا پر ہمارا اعتراض یہ ہے کہ تصفیہ ڈبیلی کی باگ انہوں نے عبدالرحمن صاحب جیسے کے ہاتھ میں کیوں دیدی۔

لیکن حکومت پر ہمارے اعتراضات زیادہ سنگین ہیں۔ پہلا اعتراض یہ ہے کہ اگر اس تصفیہ سے متعلق حکومت کا پہلا فیصلہ ضروری تحقیقات کے بعد شائع کیا گیا تھا تو پھر معتمد صاحب مینڈک کو اس کیس کے کی اشاعت کے بعد دوبارہ تحقیقات پر مامور کرنا ناقابل فہم عمل تھا۔ اگر پہلا فیصلہ کافی تحقیقات کے بغیر جاری ہوا تھا تو یہ عمل غلط تھا۔ ایک بار صدر دار صاحب مینڈک کو تحقیقات کے لئے مامور کرنے کے بعد انہیں اس کام کی تکمیل کے موقعہ سے محض اس لئے محروم کرنا کہ کسی جماعت نے اپنا اقتدار ظاہر کیا حکومت کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے کوئی حکومت اپنے کسی اعلیٰ عہدہ دار کو ______ جیسا کہ صدر دار مینڈک ہے ______ ذلیل نہیں ہونے دیتی۔ اگر حکومت اس قسم کی کمزوری کا مظاہرہ کرتی ہے تو کوئی عہدہ دار ذمہ داری اور طمانیت قلب کے ساتھ اپنے فرائض انجام نہیں دے سکے گا۔ اگر عہدہ دار مذکور حکومت کی نظر میں اس فرض کی صحیح انجام دہی کا اہل نہ تھا تو تب بھی غلطی انتخاب کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

بعض اصحاب کا خیال ہے کہ حکومت نے اس مسئلہ کے تصفیہ میں غیر ضروری تاخیر سے کام لیا۔ لیکن ہمیں تو یہ نظر آرہا ہے کہ حکومت نے اپنی عادت کے خلاف بہت جلد بازی سے کام لیا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ زید حکومت کے صدر سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آج ہی اس کو ملاقات کا موقع دیں۔ صدر حکومت نے دن بھر کی کونسل ہونے کی وجہ سے کمیٹی کے ارکان سے ملاقات کا موقع نہ تھا۔ معتمد صاحب سیاسیات کو ہدایت فرمائی کہ وہ زید سے ملاقات کر کے اس کی تشفی کر دیں۔ کیونکہ میں یاد رہے کہ معتمد صاحب سیاسیات نے زید سے ملاقات کی۔ غالباً یہ ملاقات زید کے مکان یا دفتر پر ہوئی گی۔ اگر ایسا نہیں تھا بلکہ معتمد صاحب سیاسیات نے زید کو اپنے مکان پر طلب فرمایا تھا تو کیوں نہ کہا جائے کہ یہ جز حکومت کے وقار کو متاثر کرنے والا ہے۔

الغرض حکومت نے جس طریقہ پر اس تصفیہ سے ہٹنے کی کوشش کی وہ صحیح نہ تھا ہم یہ نہیں کہتے کہ رعایا کے کسی طبقہ کے کسی جائز مطالبہ کو حکمت کے ساتھ پورا نہ کیا جائے ہمارا ہرگز یہ منشا نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہر کام کا ایک اسلوب ہوتا ہے اور اس خاص مسئلہ میں ہم حکومت کو صحیح اسلوب سے ہٹا ہوا دیکھتے ہیں۔

اگر چہ اس کا آخری فیصلہ صحیح تھا …
اگر حکومت چاہتی ہے تو …
تصفیہ پذیر ہوا ہے اس کے خاطیوں کو …
سزائیں دی جانی چاہیں۔ لیکن …
کا تعین کرنے سے قبل حکومت کے …
صفیہ کو کوئی جانچ بین کرنی چاہیے …
اتحاد المسلمین کے صدر اور دیگر ذمہ دار …
کو چاہیے کہ وہ اس جوابدہی میں …
طور پر تعاون کریں۔ ہم یہ بھی …
دیں گے کہ مجلس اتحاد المسلمین بہ حیثیت …
وہ ان کی ذمہ دار قرار دی جا سکتی ہے …
وہ ایسے حوادث کو پسند کر سکتی ہے لیکن …
نے ان تخریبی اعمال کا ارتکاب کیا ہے …
کی نذر سے حکومت کو دینا اور ان کی گرفتاری …
میں مدد کرنا مجلس کا فرض ہونا چاہیے …
وہ ایک ذمہ دار اور با وقار ادارہ …
حیثیت سے زندہ رہنا چاہتی ہے

ایک اہم تحقیق جو فکر طلب …
کی جا سکتی ہے یہ ہے کہ مجلس سے قطع …
کوئی امداد … یا افراد ان چنگاریوں کو …
ہوا دینے میں دلچسپی رکھتے تھے جو …
تصفیہ نامرضیہ سے پیدا کی گئی تھیں؟

یہ ممالک آصفیہ کی بقا اور …
کے لئے امید افزا ہے کہ ممالک محروسہ …
بسنے والے مسلمانوں، ہندوؤں، پارسیوں …
اور عیسائیوں وغیرہ کی عظیم اکثریت …
واقعہ پر اظہار ملامت کر رہی ہے پس اگر …
اس واقعہ کے خاطیوں کو عبرت ناک …
دے اور آئندہ اس نوعیت کے …
وقوع پذیر نہ ہو سکنے کے لئے سخت …
انسدادی تدابیر اختیار کرے تو حکومت …
یہ عین رائے عامہ کے مطابق ہوگا …
کوئی حکومت دیانت داری کو …
جب بعض اضلاع سے یہ اطلاعیں …
ہوئی تھیں کہ چند عہدہ داران مال …
ساتھ بعض افراد نے … سلوک کیا …
ہم نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی اتفاقی …

...کوشش ہوگی۔ اور ہم پوچھتے
...ہیں کہ کیا ہوا پچھلا عرصہ حق تھا
...اس سوال کا جواب بھی حکومت ہی
...سکتی ہے۔

...اقوام عالم ... جناب نواب صدر اعظم
...مرزا گرگس ... جنگ بہادر
...گرگس اور ... سے ...
...کے ساتھ جو ناقابل معافی سلوک
...اس کا جو حیدرآباد کو افسوس
...اہل حیدرآباد کو یا مسلمانان حیدرآباد
...روس شدید اختلاف سے نہ جانے
...کا مظاہرہ ہو پیوستہ جنہوں کو ان کے
...سامنے ہوا۔ نواب مسین نواز جنگ بہادر
...اور اشفاق احمد صاحب ... مہتمم
...صاحب کو ... بلدہ کے ساتھ بھی
...دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں
...انہوں نے فرائض سرکاری کی ... بجا
...مصیبتیں برداشت کیں۔ نواب صدر اعظم
...مسٹر گرگس سے پیوستہ
...کی مشتمل مضامین ہیں جس خطا اور تدبر
...ثبوت دیا وہ دیگر اقتدار ہند کیلئے
...عملی مثال ہے۔ ... توجہ بھی
...یہ بتائی کہ عوام کے غلط جوش کو
...کرنے اور ان کے ... حرکات
...کوشش میں ...
...قابل تحسین ہے!

امداد باہمی کی کانفرنس

... کو بمقام ٹاؤن ہال ... امداد باہمی کی کانفرنس کا اجلاس مولوی اکبر علی خاں صاحب بیرسٹر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تحریک امداد باہمی کی تاریخ میں یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ صدر جلسہ نے اپنے جامع خطبہ صدارت میں ان مشکلات و مسائل کا ذکر کیا جو ہندوستان اور حیدرآباد میں پیدا ہوئے ہیں یہ بتلایا کہ ان مسائل کو حل کرنے کا ایک طریقہ وہ ہے جس کو سرمایہ دارانہ نظام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوسرا وہ اشتراکی نظام ہے جو سوویٹ روس میں رائج ہے لیکن جو معاشی نظام روس نے اختیار کیا ہے وہ ہندوستان کے حالات سے مناسبت نہیں رکھتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ایک درمیانی راستہ اختیار کیا جائے اور یہ درمیانی راستہ امداد باہمی کا نظام ہے تحریک امداد باہمی کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حیدرآباد میں یہ تحریک بتدریج ترقی پاتی گئی۔ لیکن کچھ تو حکومت کی بے توجہی اور زیادہ تر تحریک سے خدمت کرنے والوں کی لاپرواہی کی وجہ سے اس تحریک کو زیادہ فروغ نہیں ہوا۔ لیکن حالیہ جنگ سے پیدا شدہ حالات نے اس تحریک کو ابھرنے کے لئے مواقع فراہم کر دئیے اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ملک میں غذا کی منصفانہ تقسیم کے لئے ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جن سے کاشتکاروں اور صارفین کو درمیانی نفع اندوزوں کی زیادتی سے نجات دلائی جاسکے اس مقصد کے لئے تحریک امداد باہمی سے کام لیا گیا جس کی بدولت غذائی بحران بدنما صورت اختیار نہ کر سکا اور اس تحریک کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا۔ صدر جلسہ نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ جس طرح کاشتکاروں کو ان کی ضروریات کے لئے مختلف انجمنوں اور بنکوں کے ذریعہ سہولتیں فراہم کرنا ضروری ہے اسی طرح غریب مزدوروں اور متوسط طبقہ ملازمین کیلئے بھی ان انجمنوں کے ذریعہ ایسے مواقع فراہم کئے جائیں جو ان کی معاشی پستی کو دور کرنے کا باعث ہوسکیں۔

اس جلسہ میں متعدد قراردادیں منظور ہوئیں۔ ان میں سے ایک اہم قرارداد یہ تھی کہ غلہ گودام کی ضرورت اور افادیت سے کاشتکار اور اہالیان مواضعات واقف ہوچکے ہیں چنانچہ اس وقت تک اکثر مواضعات میں غلہ جمع ہوچکا ہے اس لئے ہر موضع میں غلہ گودام کا قیام لازمی قرار دیا جانا مناسب ہے۔ غلہ گوداموں کے قیام کی افادیت اور اس کے دوررس نتائج پر اس سے قبل ہم اپنے خیالات ظاہر کرچکے ہیں جن کے اعادہ کی ہم یہاں ضرورت نہیں سمجھتے۔

ایک اور اہم تحریک یہ منظور کی گئی کہ ایک کوآپریٹیو پارٹی (اتحادی جماعت) قائم کی جائے۔ ہمارے ملک میں جو سیاسی جماعتیں کام کررہی ہیں وہ زیادہ تر فرقہ وارانہ بنیادوں پر قائم ہیں اور محض سیاسیات میں الجھی ہوئی ہیں۔ یہ جماعتیں ملک کے معاشی مسائل پر جن سے ہر فرقہ اور طبقہ یکساں متاثر ہوتا ہے زیادہ توجہ نہیں کر رہی ہیں۔ ضرورت تھی کہ ایک ایسی جماعت تشکیل دی جائے جو معاشی بنیادوں پر قائم ہو اور جس میں ہر شخص بلا لحاظ مذہب و ملت شریک ہوسکے ہمیں توقع ہے کہ اگر اس قرارداد کے مطابق ایک کوآپریٹیو پارٹی تشکیل دی گئی تو وہ بہت سی الجھنوں کو سلجھانے کا باعث ہوگی۔

تین بڑوں کے تعلقات روز بروز خراب ہو رہے ہیں

لندن ۱۶ / مارچ۔ واشنگٹن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اینگلو امریکہ کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے صدر ٹرومن جنرل سٹالن کے نام براہ راست ایک خط لکھنے والے ہیں۔ فلٹن میں انگلستان اور امریکہ کے جداگانہ اتحاد کے لئے مسٹر چرچل کی تقریر نیز ان تلخ احساسات سے جو ان اطلاعات کا نتیجہ ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ روس کے خلاف ایران کے سوال کو صیانتی مجلس میں پیش کرے گا۔ برطانیہ سوویٹ یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے تعلقات کافی خراب ہوگئے ہیں اور اب سہ بڑوں کی ملاقات کا بہت کم امکان پایا جاتا ہے۔ یہ ملاقات بہت جلد ہونے والی تھی۔ امریکی محکمہ مملکت نے صاف صاف کہ دیا ہے کہ صدر ٹرومن کو مسٹر چرچل کی تقریر کا پہلے سے علم نہیں تھا۔ اور وہ فلٹن میں صرف ایک میزبان کی حیثیت رکھتے تھے۔ نیز یہ کہ امریکہ کو تمام امن پسند اقوام سے اتحاد کرنے کا حق حاصل ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ماسکو کو محکمہ مملکت کے اس بیان سے کوئی تشفی نہیں ہوئی اس لئے محکمہ مملکت کی تجویز ہے کہ صدر امریکہ ایک خط براہ راست سوویٹ یونین کے صدر کے نام تحریر کریں تاکہ فی الوقت جو دبیز خلیج پیدا ہوگئی ہے اس کو پاٹ دیا جاسکے اور سہ بڑوں کے باہمی تعلقات میں ترقی ہوسکے علاوہ ازیں محکمہ مملکت نے اس امر کا بھی اعلان کیا ہے کہ امریکی حکومت نے ایران کی تائید کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ بجز اس کے کہ جو وعدہ سہ دولی اعلان میں درج ہے جو دسمبر ۱۹۴۳ء میں طہران میں کیا گیا تھا۔ اور نہ ان اطلاعات میں کوئی صداقت ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے حکومت ایران کو یہ خفیہ اطلاع دی کہ اگر ایران اور کسی دوسرے ملک میں جنگ ہوئی تو ایرانی حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مسلح اعانت پر بھروسہ کرسکتی ہے۔

(ی۔ پ)

بدلتا ہوا منظر

کانگریس پُرامن فضا چاہتی ہے

بمبئی، کراچی اور کلکتہ کے حالیہ ہنگاموں کے بعد سے کانگریسی لیڈروں کے نقطۂ نظر میں ایک تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ ان مقامات پر غنڈہ گردی کی شدت کو محسوس کر کے مہاتما گاندھی نے بھی تشدد کے خلاف شدید بیانات جاری کئے ہیں اور خود پنڈت نہرو کی آتش بیانی میں بھی کچھ نرمی سی پیدا ہو گئی ہے۔ کانگریسی لیڈروں کی کوشش میں اس تبدیلی کا تجزیہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ عملی استدلال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ کانگریس نے بغاوت کا حکم نہیں دیا ہے بلکہ وہ گفت و شنید کے طریقہ کو آزمانا چاہتی ہے۔ بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اگر حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کی کیوں ضرورت ہے میں جبکہ کانگریس نے بغاوت کا حکم نہیں دیا ہے بلکہ پر امن تعمیری سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کانگریس پر امن تعمیری سرگرمیوں میں کیوں مصروف ہے جبکہ حکومت سے تحفظ الٹی اس کا انقلاب ہے۔ اس تضاد کی توجیہ اس طرح کی جاتی ہے کہ برطانوی کابینہ کا وفد ہندوستان آ رہا ہے اور کانگریس نے اس وفد سے پر امن مذاکرات کرنے کا تصفیہ کیا ہے اس لئے ملک کو پر امن رہنا چاہیئے۔ کانگریسی لیڈر حیرت انگیز طور پر کابینی وفد کے متعلق دوستانہ روش اختیار کر رہے ہیں۔ سردار پٹیل نے بمبئی میں اپنی ایک تقریر میں کہا کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کے مسئلہ کو دوستانہ طور پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی نظر آتی ہے۔ پنڈت نہرو نے بھی اسی خیالات کا اظہار کیا اور کابینی وفد کی نیک نیتی پر شبہ کرنے کی مذمت کی۔ پنڈت نہرو کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریسی لیڈروں کے نقطۂ نظر میں تبدیلی کیوں واقع ہوئی۔ ان کا ایقان ہے کہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں اقتدار کی منتقلی یقینی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کابینہ کا وفد ان کے ہاتھ میں اقتدار منتقل کرنے کے لئے ہندوستان آ رہا ہے۔ اس امر میں اب کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ حکومت اخلاقی اعتبار سے پست ہو گئی ہے اور وہ قومی حکومت کے لئے جگہ خالی کرنا چاہتی ہے۔ حکومت کے اس رجحان کو بھانپ کر اور اپنے شور و غوغا سے ہنگامے برپا کرنے کے بعد کانگریسی لیڈر اب مطمئن ہیں کہ کابینی وفد کے لئے اس کے سوا کوئی اور چارہ نہیں کہ اقتدار کانگریس کے سپرد کر دے۔

اس نئی صورت حال کے مد نظر کانگریسی لیڈر نہیں چاہتے کہ فوج، بحریہ اور پولیس میں کسی قسم کا انتشار پیدا ہو۔ جب وہ ہندوستان کے حکمران بن رہے ہیں تو وہ منظم اور پر امن ہندوستان پر حکومت کرنا چاہیں گے۔ اب جبکہ انہیں یہ محسوس ہو گیا ہے کہ اقتدار پر امن طریقہ پر ان کے ہاتھ میں منتقل ہونے والا ہے تو وہ یقیناً یہ چاہیں گے کہ جہاں تک ممکن ہو انتشار کو روکا جائے ورنہ انہیں اندیشہ ہے کہ صرف فسادات، ہنگامے اور انتشار ان کے ورثہ میں ملیں گے۔

بمبئی کے ساتھی بورڈ مسٹر ... نے بمبئی کے ہنگاموں کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر سردار پٹیل بروقت کوشش نہ کرتے تو ملک کو ایک لمبے وقت پر شدید نقصان پہونچ جاتا جبکہ آزادی ہمارے دروازوں میں ہے۔ اگر ہمیں سوراج حاصل کرنا ہے اور اپنی ایک کامیاب حکومت چلانی ہے تو ہمیں احساس تو ان کو نہ دینا چاہیئے۔ فوج، بحریہ اور ہوائی فوج کے قوی دست و بازو ہوتے ہیں۔ ان کی قوت نظم و نسق پر قائم رہتی ہے۔ اگر نظم و نسق قائم نہ رہے تو اسٹیٹ اور سوسائٹی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔" یہی خیال پنڈت نہرو نے بھی ظاہر کیا۔ مولانا آزاد صدر کانگریس نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ مظاہروں کا خیال ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں۔ کانگریسی لیڈر محسوس کر رہے ہیں کہ جب اقتدار اب ان کے ہاتھ میں منتقل ہونے والا ہے تو ہڑتالوں اور مظاہروں کی کیا ضرورت ہے اور پولیس اور فوج سے کیوں تصادم ہو۔ لیکن اگر ان کی امیدیں پوری نہیں ہوئیں اور کابینی وفد نے ان کے ہاتھ میں اقتدار منتقل نہیں کیا تو یہی لیڈر ملک میں انتشار پھیلانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ یہ دراصل چند مہینوں کی فرصت ہے جو ملک کو دی جا رہی ہے۔ سردار پٹیل نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ مذاکرات کوئی تشفی بخش نتیجہ نہ برآمد ہوا تو کانگریس آخری جد و جہد شروع کر دے گی اور حکومت برطانیہ سے ہندوستان چھوڑ دینے کا مطالبہ کرے گی۔ یہ جنگ ایک حقیقی جنگ ہوگی۔ اور کانگریس دیکھے گی کہ برطانیہ ہندوستان کا ساحل چھوڑ چکا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ "اگر برطانوی کابینی وفد ہندوستان کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام رہے تو ایک ایسا سیاسی زلزلہ پیدا ہوگا جو سارے ملک کو گھیرے گا۔ سارا ملک آمادۂ بغاوت ہے۔ ہم ایک کوہ آتش فشاں ...

... رہا ہے یہ سمجھتے ہیں ... کہ یہ کوہ آتش فشاں کسی وقت بھی ... پڑے۔ ایک چنگاری کافی ہے"۔ ... کابینی وفد نے کانگریس کے ہاتھ ... اقتدار منتقل نہیں کیا تو یہ چنگاری ... ہزاروں فراہم کر دیں گے۔ ... بہت ممکن ... کہ سارے ہندوستان میں ہنگامے ... ہو جائیں ہر طرف انتشار پیدا ہو ... انقلاب ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ ... انتشار اور ہنگامے برپا کریں گے ... نظام میں کوئی تبدیلی نہیں چاہتے۔ ... سوسائٹی کی موجودہ ہیئت ترکیبی کو برقرار رکھنے کے لئے یہی لیڈر ...

اس امر کی پیش قیاسی مشکل ہے ... کابینی وفد اور حکومت برطانیہ کیا کرنے والے ہیں ان کے عزائم اور ان ... ارادوں سے متعلق کوئی شبہ نہیں ... وہ ہندوستان چھوڑنا چاہتے ہیں ... کانگریس اور مسلم لیگ متحد ہو کر ان کو ... چھوڑنے کے لئے تیار کر دیں گے اور ... کی نوبت نہ آئے گی کہ برطانیہ مسلمانوں ... کئے ہوئے وعدہ سے انحراف کرے ... اگر ایسا ہوتا ہے تو موجودہ حکومت ... خوش ہوگی کیونکہ وہ اس طوفان کے مقابلہ ... کی قوت نہیں رکھتی جس کے آثار ... نمودار ہو رہے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے ... کیا کانگریس اور لیگ متحد ہو سکے ... ان کے اتحاد کے مواقع آیا پہلے سے ... زیادہ بعید ہیں۔ مسٹر جناح عارضی مرکزی ... حکومت کے قیام پر تیار نہیں۔ ایک ... وہ دو مجلس دستور ساز کی تشکیل پر مصر ... ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ... جناح دس کروڑ مسلمانوں کی غالب اکثریت ... کی جانب سے بول رہے ہیں جیسے ... پاکستان پر مسٹر جناح کا اصرار بڑھ رہا ہے ... اسی طرح کانگریس کی جانب سے پاکستان ... کی مخالفت بڑھ رہی ہے ... باقی صفحہ ...

حضور نظام کی جلیل القدر شخصیت

میری واقفیت کی چند پہلو

از
"ملکی"

ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے فرمانروا "ہز اگزالٹڈ ہائینس" ... "یار وفادار سلطنت برطانیہ" ... کے ... تنہا مالک اعلیٰ حضرت حضور نظام ... میر عثمان علی ... ایک ایسی عظیم ... کی جہانبانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں جو انگلستان اور اسکاٹستان کے مجموعی رقبہ سے زیادہ وسیع اور جس کی آبادی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سے زیادہ ہے۔

اعلیٰ حضرت ... ان افراد میں سے ہیں جو بلند کے انسان ہیں اگرچہ وہ ... حکومت سے سمجھتے ہیں اور ... شہرت ... سے شاہ ذیجاہ عالمگیر ... کے ساتھ ... ایک ... طرز پر قائم شدہ ریاست کی ... تنظیم اس طور پر فرمائی کہ وہ ... شعبوں میں کسی دوسری مملکت سے ... نہیں ہے۔

اگرچہ حضور نظام اپنی حکومت کی کسی ... کو ... فرما سکتے ہیں اور ... سے ... سال پیشتر اعلیٰ حضرت نے ۱۹۱۹ء سے ... کے تحت باب حکومت ... حکمرانی ... سلطنت کے ... میں ... حکومت ...

... مرتب کر کے انہیں اپنی سفارشات کے ساتھ ... میں پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔ شاہ ذیجاہ اپنے محل میں ... سے زیادہ ایک ... بنگلہ ... ہے ... ہیں گرمی اور تمازت آفتاب کی پروا کئے بغیر سرکاری کاروبار انجام دینے میں مصروف رہتے ہیں یا کار ... بلدہ سے شہر کی ... فرماتے ہیں۔

... ایسے ہیں کہ جب ذہن ... میں کوئی خیال ... ہو جاتا ہے تو اسے پایۂ تکمیل کو پہنچائے بغیر ... خیال کے ... رفاہ عام کے ... کی تعمیر کا ارادہ فرمائیں تو تعمیر کے اختتام ... کسی قریبی تاریخ میں اس کے افتتاح کا ... بھی فرماتے ہیں۔

گو حضور نظام اپنی دولت و ثروت کی وجہ سے افسانوی شہرت حاصل ہے ... ذاتی خرچ اور نمود و نمائش کی ... پروا نہیں۔ غذا اور پوشاک ... سادہ ہوتی ہے ... ان کی ... نظر نہیں ... شاہانہ ... عقیدت ... ہے۔

چھتہ بازار ... ریاست کا پایۂ تخت ہندوستان کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ جہاں کے ... باشندوں کو ... اپنے محبوب شاہ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوتی ہے جب ...

سالانہ شام میں تفریح کی غرض سے ... شہر ... ہے ... پرنسس کی ... کھنچنے لگتی ہیں ... سڑک کی دونوں جانب ... راستہ چھپنے والے ... جاتے ہیں اور ... کی ... بغیر ... گزر جاتی ہے۔

اپنی والدہ ماجدہ سے بے انتہا عقیدت و محبت کی بنا پر شہریار دکن ... کا فاصلہ ... تشریف لے جاتے تھے۔ چار سال قبل جب علیہ حضرت ... صاحبہ رحلت فرما گئیں تو آپ ... کی تپتی ہوئی سڑک پر موسم گرما کی چلچلاتی دھوپ میں ... محل تک ... ہے اور ... بغیر شامل ہو گئے۔

شخصی ... رجحانات کے مطابق ... ادبی ذوق کے اظہار کے لئے فارسی اور اردو میں ... فرمائی جاتی ہے اور کبھی کبھی ... عالیہ سے سرفراز فرمایا جاتا ہے ... میں ... اعلیٰ حضرت کی خدمت میں ... "... الشعراء" ... شرف ... بخشتے ہوئے شاہ ذیجاہ کو بے انتہا مسرت ہوئی۔

ہندوستان کے موجودہ ... کی ... اپنی رعایا پر حکمرانی کرتے ہوئے جس کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل ہے حضور نظام ایک نازک اور گراں ذمہ داری سے دوچار ہیں۔ اپنی خاندانی روایات پر فخر کرتے ہوئے اور یہ آرزو رکھتے ہوئے کہ حیدرآباد اپنی ... اہمیت اور ... "تاج" کے ساتھ اپنے ... اور ... نقطۂ نظر سے ہندوستان میں اپنا ... مقام حاصل کرے اعلیٰ حضرت ... اپنی تمام ... کے ... حامل ...

... کا ... طور پر ... دے سکتے ہیں ... آمری ... کے خلاف اس جنگ میں ... کی ... سے ... ہی ثابت قدم رہے گا۔

(ماخوذ از رسالہ "... ویٹ ... " ... ستمبر ۱۹۴۵ء)

بقیہ صفحہ (۴)

بدلتا ہوا منظر

... کانگریس نے سندھ، آسام اور پنجاب میں جو روش اختیار کی ہے وہ انتخاب کے ... نہیں ... یا ... دو چار ہونا پڑے گا یا تو ... کا ڈرامہ کھیلا جائے گا یا ... اگر پہلی صورت پیش آئی تو کانگریس اور حکومت میں تصادم ہو گا۔ اگر دوسری صورت پیش آئی تو ... ہے دو چار ہونا پڑے گا ... کوئی تحریک ... موجودہ ... سے ... تبادل صورتوں سے چھٹکارا نہیں۔

(...)

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

جا تنقید :-

پنجاب کے حالیہ انتخابات کی ایک خصوصیت یہ بھی کہ بڑی تعداد میں نیشنلسٹ امیدوار انتخابات میں کھڑے ہوئے جن کی کامیابی کی کوئی توقع نہیں تھی ۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ انتخابات کے خواہش کے لئے ہر امیدوار کو پڑول کے کوپن دئے جاتے ہیں چنانچہ نیشنلسٹ امیدوار نے نام انتخابات میں کھڑے ہوئے اور حکومت کی جانب سے پٹرول کے جو کوپن انہیں دئے گئے انہوں نے ان کوپنوں کو اس جماعت کے امیدواروں کے حوالے کر دئے جن کی کامیابی کی توقع تھی ۔

گزشتہ ہفتہ ایک محفل میں ملک کے سیاسی مسائل پر گفتگو ہو رہی تھی ۔ ایک صاحب جو بڑے تجربہ کار اور جہاں دیدہ معلوم ہوتے تھے کہنے لگے ۔

ع ۔ سمجھ لو خوب کہ سلطنت لوہے سے چلتا ہے

جو بیرو ایکانومسٹ (لندن) لکھتا ہے کہ :-

پنڈت نہرو نے ایک خطرناک مثال قائم کی ہے ۔ اس کے زمانہ میں وہ انقلابی نعرے لگاتے ہیں اور جب اس کے نتیجہ کے طور پر مظاہرے ہوتے ہیں اور فسادات پھوٹ پڑتے ہیں تو پنڈت نہرو ذمہ داری سے اپنے آپ کو الگ کر لیتے ہیں

دیکھنا ہے کہ لندن کے اس اخبار پر پنڈت نہرو کب برس پڑتے ہیں ۔ کیا یہ وقت کے آنے سے پہلے پایا جانے کا ہے؟

شاہ منزل کے افسوسناک حادثہ پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر "صحیفہ" تحریر کرتا ہے کہ :-

اگرچہ ہم جانتے تھے کہ عوام کے جذبات و احساسات سے کھیلنا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن ہمیں کبھی اس کا اندازہ نہ تھا کہ اس جد وجہد کا نتیجہ کونسل ہال پر حملہ ، توڑ پھوڑ اور وسیع پیمانہ پر آتش زدگی کی شکل میں برآمد ہوگا ۔

کسی ایک تحریک کا رکن کے لئے اس کا اندازہ لگانا کوئی مشکل کام نہیں کہ جب شہری آزادیاں بے لگامی اختیار کر لیتی ہیں تو یہی نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔ کیا اب بھی معاصر موصوف کا یہ خیال ہے کہ حیدرآباد میں شہری آزادیاں مفقود ہیں ؟

شاہ منزل اور آنریبل مسٹر گرگس کے بنگلہ پر جو انتہائی افسوسناک واقعہ پیش آیا اس کی ہم مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتے

(رہبر دکن)

بس صرف مذمت ؟ ... اگر خاطیوں کو سزا دی جائے تو کیا مضائقہ ہے ؟

گمنام مراسلے شائع نہ ہو سکیں گے (اعلان)

مگر جھوٹی خبریں اور اشتعال انگیز بیانات ضرور شائع ہوں گے ۔

نوجوانوں کی کانگریس سے زبردست عقیدت

(اخباری سرخی)

یا تو کانگریس نے عدم تشدد کو خیرباد کہہ دیا ہے یا نوجوانوں نے عدم تشدد کے اصول کو قبول کر لیا ہے ۔ ہندوستان کی آئندہ نوجوان پر غالب کا یہ مصرعہ صادق آئے گا

ع ۔ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں ۔

سکندرآباد میں ایک جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے سوامی رامانند تیرتھ نے فرمایا کہ :-

مناسب ہوگا کہ مجلس دستور ساز میں عوام کے نمائندے سے لئے جائیں نہ کہ والیان ریاست کے نامزد لوگ ۔ اگر خود مجھے حکومت حیدرآباد کسی عہدہ کے لئے نامزد کرے تو میں اس سے انکار کر دوں گا ۔

اس انکار کی وجہ یہ نہیں ہوگی کہ سوامی جی تارک الدنیا ہیں بلکہ وجہ یہ ہوگی کہ آپ شور خوب مچا سکتے ہیں لیکن نظم و نسق نہیں چلا سکتے ۔

روس چاہتا ہے کہ تمام ملک میں دوست حکومتیں قائم ہوں (ہمدم کی ایک سرخی)

ضرورت ہے کہ حیدرآباد کی انجمن محبان سوویٹ روس کے نائب صدر قاضی عبدالغفار صاحب ایران پہونچ کر محبان سوویٹ روس کی ایک شاخ قائم کریں ۔

برطانیہ ، امریکہ اور فرانس نے ایک یادداشت میں فرانکو کی حکومت کی مذمت کی ہے لیکن یہ تہیہ کیا ہے کہ اسپین کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں ۔ (ایک خبر)

غیر موجودہ مداخلت صرف بیرونی معاملات ہی میں ہو رہی ہے ۔

مجلس عاملہ کانگریس کی ایک قرارداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس غذائی مسائل میں اس وقت تک تعاون کرنے کا مادہ نہیں ہے جب تک کہ اقتدار اس کے ہاتھ میں منتقل نہ کر دیا جائے ۔ چنانچہ مرکزی غذائی مجلس میں کانگریس شریک نہیں ہو رہی ہے ۔

تو گویا عوام کی بھوک پر اقتدار کی بھوک غالب آ رہی ہے ۔

حکومت سرکار عالی نے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی حد تک متعدد سند کے اختیارات عطا کئے ہیں (ایک خبر)

ڈاکٹر کپاس اور موت کے متعلق بھی یہ اختیارات عطا کئے جاتے تو آج برکت کی قلت نہ ہوتی ۔

سندھ کی لیگی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک ناکام ہوگئی (ایک خبر)

ہمیں قائد عبدالغنی صاحب سے پوری ہمدردی ہے ۔

پنجاب میں وزارتی کشتی

کانگریس جمعیت پرستوں کے آگے جھک گئی

پنجاب میں کانگریس، اکالی اور یونینسٹ پارٹی کی مشترکہ وزارت بن گئی ہے۔ ابھی کابینہ کے صرف چار وزیروں کا اعلان ہوا ہے۔ ان میں سے تین خضر حیات، مظفر علی قزلباش اور [illegible] یونینسٹ وزارت کے لوگ ہیں۔ جبکہ [illegible] کانگریسی ہیں۔ وزارت کے بننے سے پہلے [illegible] اور معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کے خلاف [illegible] وزارت اب سارے ہندوستان میں [illegible] جانتے ہیں۔

مولانا آزاد نے کانگریس، یونینسٹ پارٹی اور اکالی پارٹی کے اس [illegible] کو [illegible] کی ہے کہ [illegible] پنجاب کو بچانے کی اس کے علاوہ [illegible] صورت نہیں تھی۔ دوسری طرف مسلم لیگ کا [illegible] یہ ہے کہ [illegible] حکومت جو پنجاب کے سر تھوپی گئی ہے اس بات کا [illegible] ہے کہ مسلمانوں کو [illegible] سے [illegible] کی توقع [illegible] جو ہندوستان سے بالکل الگ [illegible] کہتے ہیں کہ کانگریس نے [illegible] بچا لیا تھا مگر ہم اس [illegible] نہیں سمجھتے۔

لیکن واقعات کیا بتاتے ہیں؟

اس الیکشن میں پنجاب کے عوام نے [illegible] یونینسٹ پارٹی کو [illegible] حکومت کی [illegible] بھی کی اور کانگریس اور لیگ دونوں نے اس کی مخالفت کیں۔ اس نے اپنی ظالمانہ حکومت کی بدولت سارے پنجاب اپنی آہنی گرفت میں دبا رکھا تھا۔ پچھلی اسمبلی میں اس کی مکمل اکثریت تھی لیکن ان باتوں کے باوجود اب اس کے صرف [illegible] آدمیوں کی ٹولی اسمبلی میں رہ گئی ہے۔

مسلمان نشستوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور ان میں مسلم لیگ نے یونینسٹ پارٹی کو بری طرح شکست دے کر اسی فیصدی نشستیں جیت لیں۔ اسی طرح عام حلقوں میں کانگریس نے ہندو مہاسبھا اور دوسرے فرقہ پرست ہندوؤں کا صفایا کر دیا۔ سکھ نشستوں میں البتہ یونینسٹ پارٹی نے قدم بقدم چلنے والی اکالی پارٹی نے کانگریس کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کر لی لیکن اس کا وجہ بھی صرف یہ تھی کہ کانگریس ترقی پسند سکھوں کو متحد کرنے اور اکالیوں کا مقابلہ کرنے سے برابر انکار کرتی رہی بلکہ بعض نشستوں میں تو خود اکالیوں سے مل گئی۔

بہرحال پنجاب کے ووٹروں نے اپنا فیصلہ سنا دیا کہ وہ یونینسٹوں کی ظالمانہ حکومت کا خاتمہ چاہتے ہیں اور مسلم لیگ اور کانگریس کے حق میں ہیں ظاہر ہے کہ اس عوامی فیصلہ کا تقاضا لیگ اور کانگریس کی مشترکہ وزارت ہی کے ذریعہ ہو سکتی تھی۔

تو پھر یہ مشترکہ وزارت کیوں نہیں بنی؟ مولانا آزاد کا بیان ہے کہ [illegible] ہو گیا تھا [illegible] لیگ [illegible] پیش کی کہ کانگریس کسی مسلمان وزیر کو نامزد کرنے کا حق [illegible] ہے لیکن یہ تو بلاوجہ کی تکرار تھی کیونکہ کانگریس اسمبلی پارٹی اس حق سے کام لینے کی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ اس نے موجودہ [illegible] بھی وزارت بنانے میں اس حق کا استعمال کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ (۱) کانگریس کی اسمبلی پارٹی میں داؤد غزنوی صاحب اکیلے مسلمان ہیں جو کانگریسی حلقوں میں بھی وزارت کے اہل نہیں سمجھے گئے (۲) بعض بیچ میں کانگریس کی طرف سے مسلم لیگ پارٹی کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ وزارت میں اسے مسلم لیگ کے وزیر ہوں اور دو سے کانگریس اور اکالی پارٹی کے اس تجویز میں یونینسٹ پارٹی ہی نہیں تھی اس لئے عملی طور سے کانگریس کسی مسلمان کو نامزد نہیں کر سکتی تھی۔ (۳) اب جو لیگ کے خلاف کانگریس، اکالی اور یونینسٹ پارٹی کی مشترکہ وزارت بنی ہے اس کے متعلق یہ طے ہوا ہے کہ تینوں مسلم وزیر صرف وزیراعظم کے یونینسٹ پارٹی کے ہوں گے یعنی جس مسئلہ پر کانگریس نے مسلم لیگ کی بات نہیں مانی اسی پر وہ بغیر کسی حجت کے یونینسٹوں کے سامنے جھک گئی۔

ان باتوں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مسلم وزیروں کو نامزد کرنے کا حق [illegible] کے متعلق کانگریس کا یہ سارا اصرار اور یونینسٹوں سے سازباز کے سلسلہ میں پنجاب کو دفعہ ۹۳ سے بچانے کا عذر محض دکھاوے کی باتیں ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ مولانا آزاد پنجاب میں لیگ کے خلاف وزارت بنانے کی مدت سے سازش کر رہے تھے اور الیکشن ختم ہوتے ہی [illegible] چند جاگیردار جو دوسرے [illegible] چکے تھے اور سردار بلدیو سنگھ یونینسٹوں کا ساتھ دینے کی اجازت سے [illegible] بس لیگ کے لیڈر یہاں آ کر بھی کانگریس سے سمجھوتہ کرنے کے لئے پہنچے جب کانگریس سے ان کا سمجھوتہ نہیں ہو سکا اور یونینسٹوں کے ساتھ چپکے ہوئے [illegible] اپنی طرف کر لینے سے بھی کام نہیں چلا تو بعض اپنی طرح معلوم تھا کہ کانگریس کوئی مسلمان وزیر نامزد نہیں کر سکتی لیکن پھر بھی وہ اس اصول پر اڑے رہے کہ مسلم وزیر نامزد کرنے کا حق صرف مسلم لیگ کو ہے۔

پنجاب کے یہ واقعات سارے ہندوستان کی آئندہ صورت حال کا پیش خیمہ ہیں۔ ان کا انجام بھی ہونے والا ہے کہ بڑے پیمانہ پر ہندو مسلم فساد ہو۔ پنجاب میں اس کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ایسی صورت میں مسلم اکثریت کے صوبوں میں ہمیشہ وزارتی کشمکش ہوتی رہے گی۔ کانگریس پر یہ رجحان حاوی ہوتا چلا جائے گا کہ مسلم اکثریت کی قوموں کو وہ دبائے رہے چاہے وہ قومیں خود ارادیت کے حق سے محروم ہی ہو جائیں۔ اسی طرح مسلم لیگ کے اندر یہ تصور اور مضبوط ہو جائے گا کہ چند صوبوں کی ایک علیحدہ ریاست بنے جس میں صرف مسلم راج ہو اور اس حالت سے فائدہ اٹھا کر انگریز سامراجیوں کو موقع مل جائے گا کہ اپنے منشا کے مطابق آزادی کی ایک مسخ شدہ شکل ہمارے سر تھوپ دیں اور اپنے اغراض کے لئے ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔

موجودہ وزارت کا کوئی حشر ہو لیکن یہ بات واضح ہو گئی کہ پنجاب سے انگریزوں کے وفادار یونینسٹوں کا راج ابھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ قدادین مسلم لیگ اور کانگریس بڑی اور یونینسٹ پارٹی چھوٹی بھی ایک چالاک مداری کی طرح بڑی چھوٹی سی پارٹی کانگریس اور لیگ دونوں کو ہرا دے کر برسر اقتدار ہے اور ابھی زیادہ زور و شور سے ڈٹ کر [illegible] مولانا آزاد نے کہا ہے کہ شاید [illegible] سمجھا جاتا ہے کہ پنجاب کا پرانا انتظام ختم ہو جانا چاہئے۔ اور خضر حیات کو کانگریس کی نئی دنیا میں رہنے کا سبق سکھا دیا۔ لیکن پنجاب کے عوام کیلئے یہ پرانا انتظام ابھی بنے والا ہے۔

شاہ منزل کا افسوسناک حادثہ

حکومت سرکار عالی کا کمیونکے

ڈیجلی کی بیت مسجد کے انہدام کی نسبت جو واقعات ابتداً سرکار عالی کے علم میں آئے تھے انہیں ایک کمیونکے کے ذریعہ بتاریخ ۱۴ فروردی ۱۳۵۵ ف شائع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس مسئلہ میں مجلس اتحاد المسلمین کے ایک وفد نے عالی جناب صدر اعظم بہادر سے گفتگو کی اور صوبہ دار صاحب میدک نے موقع کا معائنہ کیا اور تحقیقات کا آغاز کیا جس میں مجلس اتحاد المسلمین کی معاونت شامل تھی۔ تحقیقات ابھی جاری ہی تھی کہ عبدالرحمن صاحب صدر [illegible] مسجد ڈیجلی نے جنہیں صدر مجلس اتحاد المسلمین نے اس بارہ میں پوری ذمہ داری اور اختیارات کے ساتھ کلام کرنے کا مجاز کیا تھا عالی جناب صدر اعظم بہادر سے اپنے مکتوب مورخہ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف میں تحقیقات سے کمیٹی کا تعاون واپس لینے کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کی خواہش کی کہ انہیں اور صدر اعظم بہادر اور ممبران کمیٹی کو ملاقات کا موقع دیں۔ اسی روز [illegible] دن کو فیصلہ ہونے کی وجہ سے عالی جناب صدر اعظم بہادر کو کمیٹی کے ممبران سے ملاقات کا موقع حاصل نہ تھا [illegible] صدر نے معتمد سیاسیات کو ہدایت کی کہ وہ عبدالرحمن صاحب سے ملیں اور انہیں ان تمام امور سے واقف کرائیں جو حکومت کے پیش نظر ہیں اور [illegible] معتمد سیاسیات نے کوشش کی کہ

عبدالرحمن صاحب سے ملاقات کی اور صدر اعظم بہادر کی ہدایت کے بموجب انہیں حکومت کے نقطہ نظر سے واقف کرایا جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔ عبدالرحمن صاحب کو اس امر کی بھی اطلاع دی گئی کہ دوسرے دن صبح مسٹر ونیکر کو عالیجناب صدر اعظم بہادر نے طلب فرمایا ہے تاکہ سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا ہو سکے اور عبدالرحمن صاحب کو اس امر کی امید دلائی گئی کہ دوسرے دن تک معاملہ طے ہو جائے گا اور کوئی مسئلہ طے پا جائے گا اور ایسی صورت میں انہیں اس جلسہ میں اس کی اطلاع کی جائے گی تاکہ وہ اپنے چند رفقائے کار کے ساتھ شاہ منزل آکر گفتگو میں شریک ہو سکیں اور جو تصفیہ ہو اس کی فی الفور جلسہ کو مطلع اور عوام کو مطمئن کرسکیں۔ معتمد سیاسیات نے اپنی گفتگو کے دوران میں عبدالرحمن صاحب کو اس امر کی بھی اطلاع دی کہ انہدام کے متعلق کوئی ہدایات جناب صدر المہام کوتوالی یا حکومت کی جانب سے نہیں دی گئی تھیں۔ [illegible] اردی بہشت ۱۳۵۵ ف کو دس بجے شاہ منزل میں عالیجناب صدر اعظم بہادر نے صدر المہام کوتوالی معتمد صاحب سیاسیات معتمد کوتوالی [illegible] کی موجودگی میں مسٹر ونیکر اور مسٹر [illegible] سے گفتگو کی جس میں دو متبادل تجاویز پر غور کیا گیا۔ ایک صورت تو یہ تھی کہ جدید مسجد کے موقع کو [illegible] کے محفوظ کر دیا جائے اور ایک جدید مسجد [illegible] سے باہر [illegible]

مسلم فرقوں کے مکانات کے قریب سرکاری صرفہ سے تعمیر کرادی جائے دوسری صورت یہ تھی کہ اس موقع کو [illegible] سے خارج کرکے اس پر مسجد تعمیر کردی جائے مسٹر ونیکر نے صدر المہام کوتوالی کی صلاح پر اس امر کی نسبت آمادگی ظاہر کی کہ ان دونوں صورتوں میں جس صورت کو مسلم جماعت پسند کرے اسے وہ بخوشی قبول کرلیں گے۔ بہرحال یہ تصفیہ ہوا کہ معتمد سیاسیات نے ٹیلیفون کے ذریعہ عبدالرحمن صاحب کو جو اس وقت [illegible] میں ایک پبلک جلسہ میں جو اسی خصوص میں منعقد ہوا تھا شریک تھے اس کی اطلاع دی کہ وہ حسب قرارداد اپنے چند رفقائے کار کے ساتھ شاہ منزل آئیں۔ تقریباً ۲ بجے [illegible] کے بعد عبدالرحمن صاحب محمود علی صاحب [illegible] الدین صاحب اور امام [illegible] صاحب شاہ منزل آئے اور [illegible] گفتگو ہوئی۔ ان کے [illegible] ایک [illegible] ہجوم [illegible] سے متعلق تھا شاہ منزل کے احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گیا۔ گفتگو کے نتیجہ کے طور پر عبدالرحمن صاحب اور ان کے رفقائے کار نے دوسری متبادل تجویز کی نسبت کامل اطمینان کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ان حضرات سے کہا گیا کہ وہ اس تصفیہ کی اطلاع مجمع کو کردیں اور ان کو اطمینان کرادیں۔ عبدالرحمن صاحب نے اس وقت پہلے تو یہ کہا کہ حکومت کی جانب سے تحریری حمایت ملنی چاہیئے۔ لیکن اس کے بعد وہ مجمع کو مخاطب کریں گے۔ اس کا [illegible] صدر اعظم بہادر سے یہ خواہش کی گئی کہ وہ خود مجمع کو اس تصفیہ سے مطلع فرمادیں تو عوام کے اطمینان خاطر کا باعث ہوگا اور [illegible] ہو جائے گا۔ چنانچہ صدر اعظم بہادر

نے اس امر کا اعلان فرمایا کہ [illegible] جدید جائے [illegible] اس پر مسجد تعمیر کردی جائے گی [illegible] باوجود مجمع نے [illegible] باوجود اس کے [illegible] صدر اعظم بہادر [illegible] پولیس [illegible] پتھر [illegible] پر حملہ کرکے [illegible] کھڑکیاں اور [illegible] توڑ ڈالے اور اس کے کمروں [illegible] کوٹھی کے تیل اور پٹرول سے آگ لگائی جو خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ لائے تھے اور بعد ازاں عالی جناب صدر اعظم بہادر کے سکونتی مکان کے اندر گھس آئے۔ اور اسے بھی اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ آگ لگادی اور مکان کے زنانہ حصہ کا احترام نہ کرتے ہوئے وہاں کے سامان کو بھی نذر آتش کیا اور پھر خود عالی جناب صدر اعظم بہادر جناب صدر المہام بہادر کوتوالی مسٹر ونیکر معتمد صاحب باب حکومت اور حشم کوتوالی پر حملہ کیا [illegible] شدید ضربات پہنچائے۔ جب آگ کو بجھانے کے لئے فائر برگیڈ طلب کیا گیا تو مجمع اس پر بھی حملہ آور ہوا اس کے پمپ کو توڑ دیا گیا اور فائرمین کو شدید ضربات پہنچائے گئے اس کے بعد مجمع [illegible] کی طرف روانہ ہوا اور جناب صدر المہام بہادر کوتوالی کے مکان کے اندر داخل ہوا اور مکان کو اس کے فرنیچر سامان [illegible] کے ساتھ آگ لگادی اور سارا مکان خاکستر کردیا گیا۔

حکومت سرکار عالی ان واقعات [illegible] [illegible] داری سے [illegible] رو سے عوام کو اس خصوص میں [illegible] کرتے [illegible] ہیں جو [illegible]

روسی حملے کا ایران مقابلہ کرے گا

ایرانی وزیر جنگ کا بیان

لندن ۱۵ مارچ ۔ رائٹر کے نامہ نگار نے حسب ذیل تین باتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایران میں روسی افواج کی نقل و حرکت کے متعلق لندن کو جو سرکاری اطلاعات ملی ہیں وہ ابھی مکمل نہیں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ۴ مارچ کے بعد تازہ دم روسی سپاہ شمالی ایران کی سرحد کو عبور کر کے ملک میں داخل ہو گئی ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ایران فوجوں میں مسلح دستے شامل ہیں اور تیسری بات یہ ہے کہ روسی سپاہ نے شمال مشرقی ایران کے ان تینوں شہروں سمنان، نیشاپور اور مشہد کا قبضہ کر لیا ہے۔

مسٹر الکزیف نے ماسکو کے کمیونسٹ اخبار "پراودا" میں ایران کے عنوان سے ایک سلسلہ مضامین لکھا ہے جس میں یہ الزام لگایا ہے کہ ایران کے رجعت پسند روسی علاقوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتے تھے۔ جب جرمن ۱۹۴۲ء میں آگے بڑھ رہے تھے تو ایرانی فرمانرواؤں نے روسی آذربائیجان اور نصف قفقاز جس میں باکو کے تیل کے چشمے بھی شامل تھے کے متعلق ۱۹۴۲ء کے مطالبات از سر نو شروع کر دئے تھے اور یہ مطالبہ بھی کیا گیا تھا کہ بحیرہ خزر کو بحیرہ فارس میں تبدیل کر دیا جائے۔

میر ابراہیم حکیمی سابق وزیر اعظم ایران جو ۱۹ جنوری کو جبکہ اقوام متحدہ کی تحفظی کونسل میں ایرانی مسئلے پر بحث شروع ہوئی بنا پر متفق ہو گئے تھے۔ اس مضمون کے سازشوں میں تھے اور یہ کہ بعض ایرانی اب بھی ایرانی خارجی پالیسی پر اثر انداز ہیں۔

الکزیف نے اپنے آئندہ مضمون میں تیل کے مراعات کے بارے میں لکھنے کا وعدہ کیا ہے جس سے ایران کے حکمران حلقوں کی خارجی پالیسی کے خد و خال نظر آتے ہیں اور روس اور ایران کے تعلقات معلوم ہوتے ہیں۔ ابھی تک روسی فوجوں کے طہران کی طرف نقل و حرکت کرنے کے کوئی آثار نہیں ہیں لیکن تبریز سے ہم فوجوں کی نقل و حرکت کی اطلاع آئی ہے۔

غیر مصدقہ اطلاعات منظر ہیں کہ آذربائیجان کی روسی گیریزن کو گذشتہ چند دنوں میں دگنا کر دیا گیا۔

طہران کے سیاسی حلقے پیشین گوئی کرتے ہیں کہ قوام السلطنت اس اطلاع کے بعد کہ جنرل سیمو سٹالن اور مولوٹوف وزیر خارجہ روس سے انکی گفتگو ناکام ہو گئی ہے دو کوئی دوسری کارروائی کرنے کے کوئی آثار نہیں ہیں کہ آیا بحیرہ ایران کا مسئلہ ادارہ اقوام متحدہ میں پیش کریں گے۔ تمیں ایرانی عام طور پر اس سے مطمئن ہیں کہ روس کی حکومت میں الاقوامی مفاد پیشہ آئی اکارشلاز کی تشویش سے وابستہ ہے۔

ماسکو ۱۵ مارچ ۔ ماسکو ریڈیو نے گذشتہ رات روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کے اس بیان کو پیش کیا جس میں شمالی ایران میں روسی افواج کی نقل و حرکت کے بارے میں امریکہ کے محکمہ خارجہ کے تازہ اعلان کی تردید کی گئی ہے۔ ریڈیو نے بتلایا ہے کہ اس بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ امریکہ کی طرف سے افواج کی نقل و حرکت کے بارے میں اطلاعات مبنی بر صداقت نہیں ہیں۔

لندن ۱۵ مارچ ۔ طہران کی اطلاعات میں ایرانی وزیر جنگ کے اس بیان کا حوالہ دیا گیا ہے کہ مزید روسی افواج طہران سے ۳۰ میل پر شہر کرج میں برابر آتی ہی جا رہی ہیں۔

اطلاع ہے کہ ایرانی وزیر جنگ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ روسی افواج کے اجتماع سے طہران کو سخت خطرہ لاحق ہوتا جا رہا ہے اور اگر سرخ فوج دار السلطنت کی طرف نقل و حرکت کرے تو ایرانی افواج آخری مرد، بچہ، لڑکے اور مرد کی زندگی تک جنگ کریں گے۔

وزیر جنگ نے شاہ ایران سے اس صورت حال پر گفتگو کی۔ باور کیا جاتا ہے کہ شاہ ایران نے اپنے اس ارادہ سے مطلع کیا ہے کہ اس معاملہ کو ۲۵ مارچ کو نیویارک میں تحفظی کونسل کے آگے پیش کیا جائے گا طہران کے نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ ایرانی وزیر جنگ جنرل احمدی نے کہا کہ روس کے خلاف ایران کا مطالبہ تحفظی کونسل میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کا اجلاس ۲۵ مارچ کو نیویارک میں منعقد ہوگا لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ شاہ ایران روس سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کی امکانی کوشش کر رہے ہیں۔ البتہ وہ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ روسی افواج فوراً ہٹا لی جائیں۔

جنرل احمدی نے کہا کہ تبریز کی روسی گیریزن میں دگنا اضافہ ہوا ہے اور سپاہی اور اسلحہ برابر آ رہے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایرانی صوبہ آذربائیجان میں روسی افواج کی تعداد میں ۳۰ گنا اضافہ ہو گیا اور یہ کہ شمالی ایران کے ۳۰ صوبوں سے روسی افواج کا صرف جنوب کی جانب بڑھنا ہو رہا ہے۔

انہیں اطلاع ملی ہے کہ تبریز روسی سیاسی سامان حرب کے ساتھ ترکی کی سرحدوں کی طرف نقل و حرکت کر رہے ہیں۔

ایرانی وزیر جنگ نے یہ بھی کہا کہ طہران کو قطعی خطرہ لاحق ہے اور اعلان کیا کہ ایران کی مدافعت کے لئے آخری نفس کے ساتھ ہم نے تک جنگ کی جائے گی اور عورتیں اور لڑکیاں بھی جنگ کریں گی اگر ... اور غیر اغلب کارروائی ضروری قرار پائے۔

بقیہ صفحہ اول

سوویٹ روس کے حالیہ رجحانات

انہیں خوب ٹریننگ دی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض بچوں کی عمر دس سال سے زیادہ نہیں اور ہر فوجی مدرسہ میں روس کے نوجوانوں کو فوجی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس طرح مختلف طریقوں سے پیشہ ور فوجی عہدہ داروں کا ایک نیا طبقہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ یہ ایسا طبقہ ہے جو بالکل فوجی نقطہ نظر رکھتا ہے۔ سوویٹ روس میں جسمانی تربیت اور مختلف اسپورٹس بھی بالکل فوجی اصولوں پر مبنی ہیں۔ ایسے اسپورٹس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے جو فوجی اغراض کیلئے مفید ہوں۔ فوجی تعلیم سے پیدل کی عوض ہوائی جہاز کی تربیت منظم کی گئی ہے اس میں بیالیس سال کے ... شامل کر لئے گئے ہیں۔ ... طریقہ کی ... کرنے کی اصلی وجہ یہ ہے کہ ... قائم کرنے ... فوجی تربیت میں مہارت حاصل ... اس خیال کا اظہار خود سوویٹ روس کے ... کیا ہے ... اس امر کی کافی شہادت موجود ہے۔ سوویٹ روس ... دیکھا جاتا ہے یہ چیز ... روس کیلئے ... نے خطرناک ثابت ہوئی جرمنی اور جاپان ... بھی ... کیا تھا ... جرمنی کے تفوق قدر ...

مطبوعات جامعہ عثمانیہ کی نمائش

حیدرآباد کا عظیم الشان کارنامہ

بمبئی ۱۷ مارچ (بذریعہ ڈاک) جامعہ بمبئی کے زیر اہتمام کوکمیشن ہال میں ۱۵ اور ۱۶ مارچ کو مطبوعات جامعہ عثمانیہ کی جو نمائش منعقد ہوئی تھی وہ کل شام انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہونچی جس کے دیکھنے کے لئے خواص کا ایک غیر معمولی اژدحام رہا۔ اسٹیٹس نیوز باور کرتی ہے کہ اس نمائش نے عثمانیہ یونیورسٹی کی اہمیت کو جتلانے اور دولت آصفیہ کی علمی سرپرستی کو نمایاں کرنے کا ایک اچھا موقعہ فراہم کیا۔ فنی اصطلاحات کو وضع کرنے اور ہندوستان کی ایک کل قومی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر مواصلاتی اور خصوصاً فنون کی تعلیم کے لئے آسنی جات اور معیاری کتب کے مہیا کرنے کا جو کام حیدرآباد میں ہوا ضرورت تھی کہ اس کے بارے پبلک کو پیش کیا جائے۔

ایک امریکی ممتاز جریدہ نگار سے جو اس نمائش کو دیکھ کر واپس ہو رہے تھے۔ اسٹیٹس نیوز کو بتلایا کہ "ہندوستانی زبان میں فنون کی اعلیٰ تعلیم کا تصور مجھے لئے ایک بعید از قیاس بات کا ایک جزو معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ حیدرآباد نے ایک عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے۔" موصوف نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا کہ حیدرآباد کو چاہیے کہ تشہیر کے تمام عصری ذرائع اختیار کرے اور اپنی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے یورپ اور امریکہ میں اپنی ترجمات کی نمائش کا انتظام کرے۔

نائب امیر جامعہ بمبئی سر یوسف جی وادیا نے اپنی افتتاحی تقریر میں جامعہ عثمانیہ کی مسلسل ترقی اور حیدرآباد کی علمی سرپرستی

کو خراب تحسین ادا کیا (اسٹیٹس نیوز)

مسجد کے انہدام کی حکومت نے ہدایت نہیں کی

حیدرآباد ۱۲ اردی بہشت۔ بمکرر اطلاعات سرکارعالی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ایسوسی ایٹڈ پریس کے حوالے سے بعض برٹش انڈیا اخبارات میں شاہ منزل کے حالیہ اقدامات کی نسبت ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ڈپٹیلی کے ۱۰ المجذوبین کی مسجد کے انہدام کے متعلق اب حکومت سرکارعالی کی منظوری حاصل کی گئی تھی یہ خبر بالکل غلط ہے اور جیسا کہ حکومت سرکارعالی کی جانب سے ۲۶ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف کو شائع کردہ اعلان میں واضح کیا گیا ہے مسجد کے انہدام کے متعلق کوئی ہدایات جناب صدر اعظم بہادر کو قرار یا حکومت کی جانب سے نہیں دی گئی تھیں (علامتا)

رجسٹرڈ نمبر آ گلشیہ

شرح چندہ
سالانہ . . . .
ششماہی . . . .
ماہانہ . . . .

قیمت پرانا پرچہ (۴ر)

... حیدرآباد دکن
ہفتہ وار
ت
... ایل ایل بی (عثمانیہ)

...ثانی سنہ ۱۳۶۵ھ | ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء روز شنبہ | نمبر (۵۰)

گورنر کے بیان ال... افسوسناک واقعات کی ذمہ داری کانگریس پر عائد ہوتی ہے اگر کل ہند نوعیت کے مسائل کے تصفیہ تک ... [illegible] ... کرنے تیار نہ ہو تو ... [illegible] ... اور اگر کانگریس کل ہند مسائل کو صوبائی مسائل کے دائرہ سے ... تیار ہے لیکن

پارٹی کو ... مولانا آزاد نے بیان ... سکھ ... کے متعلق انتظام ... اکالی لیڈروں نے ... [illegible] ... سکھوں کی ... [illegible] ... کانگریس ...

اعلان

محکمہ ... سے حسب ذیل اعلامیہ جاری کیا گیا ہے:-

دودھ کی پیداوار کو فروغ دینے اور اس کی قیمتیں کو قابو میں لانے کی خاطر محکمہ ... نے اس کا انتظام کیا ہے کہ شہر کی گایوں اور بھینسوں کے لئے بنولہ فی روپیہ چھ سیر کے حساب سے فروخت کرائے۔ چنانچہ اون راتب کی دوکانوں پر جو مرکزی انجمن امداد باہمی کی جانب سے چلائی جارہی ہیں بنولہ کافی مقدار میں رکھا دیا گیا ہے۔ خواہشمندوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے جانوروں کے لئے قریب ترین وارڈ آفس سے بنولہ کا راتب کارڈ حاصل کرلیں۔ امداد باہمی کی راتب کی دوکانیں ذیل کے محلہ جات میں واقع ہیں۔

عثمان شاہی۔ عیسی میاں بازار۔ شاہراہ عثمانی
بیگم بازار۔ نارائن گوڑہ۔ گھانسی میاں بازار۔ مغل پورہ
شاہ علی بنڈہ۔ خیریت آباد۔ سوماجی گوڑہ اور نامپلی

مطبوعات جامعہ عثمانیہ کی نمائش

حیدرآباد کا عظیم الشان کارنامہ

بمبئی ۱۶ مارچ - ہندوستانی اکیڈیمی بمبئی کے زیر اہتمام کونسل ہال میں ۱۵ اور ۱۶ مارچ کو مطبوعات جامعہ عثمانیہ کی جو نمائش منعقد ہوئی تھی وہ کل شام انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہونچی جس کے دیکھنے کے لئے خواص کا ایک غیر معمولی اژدحام رہا۔ اسٹیٹس مین باور کرتی ہے کہ اس نمائش نے عثمانیہ یونیورسٹی کی اہمیت کو جتلانے اور دولت آصفیہ کی علمی سرپرستی کو نمایاں کرنے کا ایک اچھا موقعہ فراہم کیا۔ فنی اصطلاحات کو وضع کرنے اور ہندوستان کی ایک کل قومی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر واسع تر اور جس مانیزل کی تعلیم کے لئے



والے۔ دستی ماگ کے باغدے۔ لکڑی چیرنے والے۔ حاملہ عورتیں۔ دو سال سے کم عمر بچوں کی مائیں۔ بہتر بہشتی۔ بھوئی۔ سائیس۔ لوہار۔ کاماٹی۔ کاماٹن۔ کمہار۔ موچی۔ کاشتکار جو زراعت کے کاروبار اپنی ذاتی جسمانی محنت سے انجام دیتے ہوں۔ کارخانہ ہائے پارچہ سازی میں سخت جسمانی محنت کرنے والے۔ وزن کرنے والے۔ ہاتھ سے استری کرنے والے۔ انجن ڈرائیور۔ ٹین کا لوہار۔ بلدیہ اور دوسری لازمی خدمات میں سخت جسمانی کام کرنے والے حوالدار۔ جانوروں کی یادداشت کرنے والے۔ گاڑی چلانے والے۔ فیٹر۔ مستری۔ مقدم۔ مشین مین۔ وارڈ اٹنڈنٹ۔ وارڈ بوائے۔ جوان و جمعدار (کوتوالی بلدہ و اضلاع) خطوط رسان۔ چپراسیان صندوق ڈپٹہ۔ جمعداران ٹیلیگراف۔ ٹیلیگراف پیکر کار، میکانک۔ جھاڑو دینے والے۔ ریلوے میں سخت جسمانی محنت کا کام کرنے والے۔ کلینر۔ فائرمین وغیرہ۔

ایسے اشخاص کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ قریب وارڈ آفس میں رجوع ہوکر تحت قاعدہ (۱۲) اوس کا راشن کارڈ حاصل کرلیں۔

مجید مشین پریس میں مطبوعہ ہو کر دفتر مملکت سے بروز ... شائع ہوا۔